مخصوص ایم‌ہیلتھ پیغامات کی مدد سے پسماندہ علاقوں میں حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام کی وسعت میں اضافہ ہوا ہے: پیغام صحت مطالعہ

- انٹرایکٹیو وائس ریسپانس (آئی وی آر) سسٹم کی مدد سے سندھ میں حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام میں 26 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

سندھ کے دیہی اور شہری علاقوں کے 3,300 سے زائد گھروں میں بلا ترتیب انداز میں کیے گئے ایک محدود مطالعے کے مطابق شیر خوار بچوں کے والدین اور دیکھ بھال کرنے والی خواتین کو بھیجے گئے ایس ایم ایس اور صوتی پیغامات کی مدد سے پسماندہ علاقوں میں حفاظتی ٹیکوں کے لگائے جانے میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔

پاکستان بھر میں صوبہ سندھ میں حفاظتی ٹیکے لگائے جانے کی شرح سب سے کم ہے جہاں ہر دس میں سے سات بچوں کے مہلک اور جان لیوا امراض کا شکار ہونے کا خطرہ موجود ہے۔ یہ ایسے امراض ہیں جن سے تحفظ ممکن ہے یعنی خناق، کالی کھانسی اور ہیپاٹائٹس بی۔ چونکہ صوبے کی 97 فیصد آبادی کے پاس موبائل فون کی سہولت موجود ہے لہذا ایس ایم ایس اور صوتی پیغامات جان بچانے والے حفاظتی ٹیکوں کے استعمال کے فروغ کے لیے ایک قابل رسائی اور کم قیمت طریقہ ثابت ہو سکتا ہے۔ حفاظتی ٹیکوں کے استعمال کا فروغ اقوام متحدہ کے سسٹین ایبل ڈیویلپمنٹ گول نمبر 3 کا حصہ ہے۔

تحقیقی مطالعہ "پیغام صحت" آغا خان یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف برٹش کولمبیا کے اشتراک سے سرانجام دیا گیا جس میں ڈیجیٹل ہیلتھ اور ٹیلی کمیونیکیشن کے ماہرین نے موبائل فونز کے ذریعے چلائی جانے والی منظم پیغاماتی مہمات پر کام کیا۔ ان میں سندھ کے دیہی اور شہری پسماندہ علاقوں میں رہنے والے افراد کو حفاظتی ٹیکوں کے متعلق مخصوص پیغامات بھیجے گئے۔ مطالعے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ انٹر ایکٹیو وائس ریسپانس (آئی وی آر) سسٹم کے تحت بھیجے گئے خودکار پیغامات کی وجہ سے حفاظتی ٹیکوں کے لگوائے جانے میں 26 فیصد اضافہ ہوا۔ اس طریقہ کار کے استعمال سے قبل تین دیگر تدابیر اور ایک کنٹرول گروپ مطالعے کیے گئے تھے جن کے بعد حفاظتی ٹیکوں کے استعمال کے اعدادوشمار میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔

اس مطالعے کے طریقہ کار کو تشکیل دینے سے قبل فوکس گروپ کی مدد سے مقامی افراد کی رائے/ضروریات کو جانچا گیا تھا۔ فوکس گروپس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ اندرون سندھ کے رہائشی ترجیحی طور پر سندھی زبان استعمال کرتے ہیں جبکہ شہری علاقوں کے رہائشی افراد کو ایس ایم ایس کرنے کے لیے رومن اردو (اردو جسے انگریزی حروف تہجی میں لکھا گیا ہو) کا استعمال زیادہ موزوں رہے گا۔ چونکہ مطالعے میں شامل گھرانوں میں سے صرف 5 فیصد کے پاس اسمارٹ فون کی سہولت موجود تھی لہذا ایس ایم ایس لکھتے وقت فیچر فونز کی خصوصیات کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

ہیلتھ میسجز تیار کرتے وقت موثر معلومات اور مواد کے حوالے سے مقامی رائے کو مدنظر رکھا گیا۔ ان میں حفاظتی ٹیکوں کے فوائد کے متعلق معلومات، مذہبی نکتہ نظر (حج اور عمرہ کی سعادت کے لیے جانے والوں کے لیے حفاظتی ٹیکے لگوانا لازم ہے) اور تنبیہی معلومات (حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے کی صورت میں ہونے والے نقصانات) شامل تھی۔

ان پیغامات کو چار مختلف ذرائع سے مقامی افراد تک پہنچایا گیا۔ اس کا مقصد معمول کے حفاظتی ٹیکوں کے استعمال میں اضافے کے حوالے سے موثر ترین ذریعے کی نشاندہی کرنا اور اعدادوشمار اور ثبوت حاصل کرنا تھا۔ مطالعے میں شریک گھرانوں کو درج ذیل چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا تھا:

1. یکطرفہ ایس ایم ایس پیغامات کا سلسلہ جن میں حفاظتی ٹیکوں کے فوائد کے متعلق معلومات فراہم کی گئی۔

2. ایس ایم ایس پیغامات کا دوطرفہ سلسلہ جن میں صارف جوابی پیغام کے ذریعے مزید معلومات کی درخواست کر سکتے تھے۔

3. "روبو کالز" کا یکطرفہ سلسلہ جس میں صارف فون کال کے ذریعے پہلے سے ریکارڈ شدہ پیغام سن سکتے تھے۔

4. کسٹمر سروس ہیلپ لائن کی طرز پر قائم کیا جانے والا انٹرایکٹیو وائس ریسپانس (آئی وی آر) سسٹم جس میں صارف فون کے ذریعے مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف امور میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتے تھے

اس سلسلے میں آغا خان ڈیولپمنٹ نیٹ ورک کے ڈیجیٹل ہیلتھ ریسورسز سینٹر نے "پیغام صحت" پورٹل تخلیق کیا جو ایک آن لائن ایپلیکیشن ہے۔ اس پورٹل کی مدد سے تحقیق کار چاروں تحقیقی گروہوں کی جانب سے آنے والے جوابات کا جائزہ لے سکتے تھے۔ مقامی علاقوں میں تعینات فیلڈ ورکرزنے بھی فالو اپ فون کالز اور 20ویں ہفتے میں کیے جانے والے وزٹ کی مدد سے اس امر کی تصدیق کی کہ آیا شیرخوار بچوں کو 14 ماہ کی عمر میں حفاظتی ٹیکے لگوائے گئے تھے یا نہیں۔

اے کے یو کے چائلڈ ہیلتھ پیڈیاٹرکس کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر مومن قاضی نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، "موبائل فون پیغامات کی مدد صحت کی معلومات کے فروغ کے بیشتر مطالعات تحریری یاددہانی اور تعلیمی پیغامات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اے کے یو کے تحت کیے گئے اس مطالعے میں وائس میسجز کی مدد سے منفرد معلومات کا حصول ممکن ہوا ہے جو صحت کے متعلق آگاہی کے فروغ کا اہم ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ مطالعے کے نتائج ان علاقوں میں خصوصاً بےحد فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں جہاں خواندگی کی شرح کم ہے؛ ایک سے زیادہ زبانیں یا علاقائی بولیاں رائج ہیں یا جہاں مقامی افراد کو ایس ایم ایس کے استعمال میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔"

تحقیق کاروں کے مطابق ایس ایم ایس سروس میں تنوع اور تبدیلی کے حوالے سے ٹیم کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مثلاً صارفین نے بتایا کہ انہیں ایس ایم ایس موصول نہیں ہوئے؛ یا دوستوں اور رشتہ داروں کی جانب سے موصول ہوئے متعدد پیغامات میں صحت سے آگاہی والے ایس ایم ایس کھو گئے اور پڑھے نہیں گئے۔ دیہی علاقوں میں یہ مسئلہ بھی سامنے آیا کہ ایک ہی موبائل فون بیک وقت گھر یا محلے کے کئی افراد کے استعمال میں ہوتا ہے۔ نتیجتاً اگر ایس ایم ایس پڑھ بھی لیا جاتا ہے تو وہ بچے کی دیکھ بھال کرنے والی خاتون یا فرد تک نہیں پہنچ پاتا۔ تحقیق کاروں کے مطابق آئی وی آر سسٹم کے ذریعے ایک اور فائدہ بھی حاصل ہوا۔ اس سسٹم کی مدد سے اس وقت (سیکنڈز) کا تعین بھی لگایا گیا جو صارف نے پیغام پڑھنے یا سننے کے لیے وقف کیا۔

کراچی کے ایک شہری نے اس امر کی تصدیق کی اور مجموعی طور وائس میسجز کو تحریری پیغامات کے مقابلے میں زیادہ موثر قرار دیا۔ ان کے مطابق، "خود کار کالز، ایس ایم ایس سروس کے مقابلے میں بہتر ہیں کیونکہ بیشتر افراد کام/نوکری میں مصروف ہوتے ہیں اور ایس ایم ایس نہیں پڑھتے۔ فون کالز کا سلسلہ بہتر ہے۔"

اس مطالعے کے لیے گرینڈ چیلنجز کینیڈا نے رائزنگ اسٹار گرانٹ فراہم کی جبکہ یو ایس نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کے فوگارٹی انٹرنیشنل سینٹر نے بھی تربیتی گرانٹ کی مد میں مالی معاونت فراہم کی۔